میثم قادری

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ (القرآن)

(یعنی ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے)

تبلیغی جماعت اپنے آئینہ میں

معروف بہ

تبلیغی جماعت کا بے نقاب چہرہ

مؤلفہ

فاضل جلیل حکیم الحاج مولانا الشاہ مفتی محمد مظفر احمد
قادری برکاتی مہتمم جامعہ مظفریہ برکات العلوم قصبہ
داتاگنج ضلع بدایوں (مولوی عالم الہ آباد و مستند مدرسہ عالیہ
قادریہ بدایوں شریف)

طابع و ناشر

رضوی کتب خانہ بازار صندلخان بریلی شریف

سخنِ اوّلیں

نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علیٰ حبیبہ الکریم

دورِ حاضرہ میں اعتقادیات پر افراط و تفریط کا جو سلسلہ جاری ہے اس سے اہلسنت و جماعت کے بنیادی اصولوں کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش ہو رہی ہے سنّی لٹریچر کے نام پر بے شمار کتابیں منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔ اس سیلاب سے بھولے بھالے سیدھے سادھے عوام کی اعتقادی عمارت کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کا اندازہ صرف اسی سے لگا سکتے ہیں کہ غیر سنّی اعتقاد کو سنّی اور بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ والرضوان سے سچی عقیدت رکھنے والوں کو قبر پرست رضاخانی فرقہ کہہ کر مطعون کیا جا رہا ہے

مسلمانوں کی سب سے بڑی متاع تو اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیبِ پاک حضور سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و بارک وسلم سے اعتقاد ہی ہے۔ اس بنیادی چیز میں خرابی ڈالدینے سے جو قباحتیں پیدا ہو رہی ہیں وہ اہلِ بصیرت سے پوشیدہ نہیں۔ احقر نے اسی جذبہ کے پیشِ نظر اس کتاب کو ترتیب دیا ہے احقر کا منشا اس سے الیاسی تبلیغی جماعت کو بدنام کرنا یا مطعون کرنا ہرگز نہیں بلکہ حق کو حق، باطل کو باطل، دودھ کو دودھ، پانی کو پانی کر دکھانا مقصود ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ الیاسی تبلیغی جماعت مادرِ دیوبندیت کے شکم کی نوزائیدہ جماعت ہے اسکی صداقت کیلئے اگلے صفحہ سے پڑھنا شروع کیجیے۔ خیر اندیش محمد مظفر احمد قادری عفی عنہ

۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من اہل السنۃ والجماعۃ ○ والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الشفاعۃ ○ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واولیاۂ الیٰ یوم القیامۃ ○

موجودہ دور میں جتنے فرقوں نے جنم لیا ہے ان کے اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپسی میل ملاپ ہی کا نام ایمان ہے۔ انسان اسی وقت صحیح معنوں میں مومن ہو سکتا ہے جبکہ شمعِ اتحاد کو اس انداز میں روشن کرے کہ کسی کی رفتار و گفتار و اطوار پر بجائے تنقید و تبصرہ کرنے کے تحسین آمیز الفاظ سے واہ واہ کی جائے۔ ہر قسم کے گفتار و کردار پر صحت کی مہر ثبت کرتا جائے خواہ وہ نفس الامر میں برائیوں سے بھرپور اور مضرت رساں ہی کیوں نہ ہو، مگر یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کوئی شخص اگر سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید کہے اس طرح عطر کو بدبودار اور غلاظت کو مشکبار ہونے کا اعلان کرے تو ایسے شخص پر دورِ حاضر کے وہی حضرات جو اچھے اور برے میں تمیز نہیں کرتے ہیں پاگل و مجنون کا لقب ایجاد کریں گے۔

حیرت ہے عہدِ حاضرہ کے ایسے ذہن و عقل والوں پر جو سیاہ و سفید کے امتیاز کو نہیں سمجھتے حالانکہ سفید کو سفید اور سیاہ کو سیاہ عطر کو مشکبار اور پاخانہ کو بدبودار اور ناپاک ماننا عقل و شعور میں داخل ہے۔ اچھے کردار و گفتار کو اچھا اور برے کردار و گفتار کو برا ماننا عقل و فہم کی دلیل ہے اور جس طرح سیاہ کو سیاہ، سفید کو سفید کے مدعی کو عقل والا اور اس کے برعکس

والے کو پاگل و دیوانہ جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح نیک کردار و گفتار والے کو نیک بخت، سعادت مند ذی ہوش اور برے کردار و گفتار والے کو بدبخت بدنصیب وغیرہ دل سے سمجھنا اور زبان سے کہنا ضروری ہے ورنہ آیت قرآنیہ لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (پ) یعنی بعد یاد آجانے کے ظالم قوم کے پاس بیٹھنا نہ کرو) اور آیت کریمہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (پ) یعنی حق والوں کے ساتھ ہو جاؤ) کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں بس ثابت ہوا کہ حق کو حق اور ناحق کو ناحق کہنا اور سمجھنا نہایت ضروری ہے اور اہل حق کا ساتھ دینا اور اہل باطل سے دور رہنا قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ اسی کا نام ہے حقیقت میں ایمان اور یہی دراصل اتحاد ہے انسان مومن کہلانے کا اسی وقت حقدار ہوسکتا ہے جبکہ ان اوصاف سے متصف ہو۔

الیاسی تبلیغی جماعت کون ہے؟

جب وہابیہ دیابنہ نے دیکھا کہ حضرات علمائے اہلسنّت خادمان دین وملت نے دیوبندی مذہب کی دھجیاں اڑا کر رکھدیں اور ان کے کفری پردوں کو چاک کر کے انھیں کی کتابوں سے ان کا کافر و مرتد ہونا ثابت کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں عوام اہلسنّت تک ان کو خوب پہچان گئے اور ہر طرف سے ان کے لئے شرعی نفرت و بیزاری کا اعلان ہونے لگا تو دنیائے وہابیت تلملا اٹھی اور عالم دیوبندیت میں کہرام مچ گیا بس اس نازک وقت میں ان کے قدیمی پشت پناہ نے اپنے توڑے میں سے ایک نئی مکر و فریب کی کمند نکالی اور سنی مسلمانوں کو نئے طور پر پھانسنے کے لئے اپنے

دیوبندی چیلوں کے ہاتھ میں دیدی۔ اس نے بتایا کہ اے میرے پیارے روحانی بیٹو! اب دیوبندیت کی بوسیدہ لاش اتنی زیادہ متعفن ہو گئی ہے کہ بےحس سے بےحس انسان کو اس سے نفرت آنے لگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس پر کافور اور صندل کا لیپ چڑھاؤ اس کو سینٹ میں بساؤ اس بس بھری پڑیا پر تریاق کا لیبل چپکاؤ۔ کڑوے کریلے کو شہد میں پکاؤ پھر جب رفتہ رفتہ عوام و خواص اسکی اصل شرانگیزی کو بھول جائیں تو پھر یہ ہمدردی قوم وملت کے نام کی یہ داروے بیہوشی دیتے جانا ہوں۔ ذرا سی سونگھا دینا اور جب قوم وملت غفلت کی نیند سونے پر آئے تو پھر اطمینان سے اس کی رگوں میں کفر و ارتداد کا زہر پیوست کر دینا۔ وہ ملعون تو اپنا کام کر کے چلتا بنا اور اس کے یہ چیلے نئے جال لیکر میدان میں آ گئے۔

"نیا جال لائے پرانے شکاری"

یہی جال ہے یہی کمند ہے یہی پھندے ہیں، کہیں اس کا نام "جمعیۃ العلماء ہند" ہے کہیں اس کا روپ "اسلامی جماعت" ہے۔ کہیں اس کا روپ الیاسی تبلیغی جماعت ہے۔

تبلیغی جماعت کا مقصد وہابیت کی اشاعت ہے

الیاسی تبلیغی جماعت کا سنگ بنیاد مولوی اسمعیل صاحب کاندھلوی نے رکھا۔ حکومت نے مولوی الیاس صاحب کو اس تحریک کی تبلیغ کے لئے روپیہ دیا اور اس جماعت کی پرورش کی

تاکہ مسلمانوں کے شیرازے کو منتشر کیا جائے (مولوی الیاس صاحب کو حکومت سے روپیہ ملنے کا ثبوت مولوی حفظ الرحمٰن صاحب ناظم جمیعۃ العلماء ہند کا وہ بیان ہے جو انھوں نے دیوبند میں دیوبندی علماء کے مجمع میں دیا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

مولوی الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً (انگریز) حکومت کی جانب سے کچھ روپیہ بذریعہ حاجی رشید احمد ملتا تھا (مکالمۃ الصدرین ص ۸ مطبوعہ سنہ ۱۹۴۵ء)

تبلیغی جماعت کا مقصد وہابیت دیوبندیت کی نشر و اشاعت کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس حقیقت کے ثبوت میں الیاسی تبلیغی جماعت کے خاص مبلغوں کی دو کتابوں کی عبارتیں ملاحظہ فرمایئے اولاً ملفوظات مولوی الیاس، جسے تبلیغی جماعت کے مشہور مبلغ منظور نعمانی سنبھلی نے ترتیب دیا ہے۔ دوم مکاتیب مولوی الیاس، جسے تبلیغی جماعت کے ہیرو اور خاص رکن مولوی ابوالحسن علی ندوی نے جمع کیا ہے لکھتے ہیں۔

(مولوی الیاس) نے ایک بار فرمایا حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو انکی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح انکی تعلیم عام ہو جائے گی

(ملفوظات مولوی الیاس ص ۵۷)

کیا سمجھے آپ؟ یعنی اس تعلیم کو عام کیا جائے جو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ پر خواجہ بدر و حنین سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو جو پاگلوں، جانوروں، کی طرح یا ان کے برابر

بتایا چنانچہ تھانوی صاحب رقمطراز ہیں۔

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی اشرف علی صاحب کی یہی وہ ایمان سوز کفری عبارت ہے جس نے مذہبی دنیا کا امن و امان درہم برہم کر دیا۔ اپنے آقا کی تنقیص شان پر عرش عظم کے مسلمان چیخ اٹھے اور آتش صحرا کی طرح سارے ہندوستان میں غم و اشتعال کی ایک آگ پھیل گئی اور ایسی پھیلی کہ انہتر (۶۹) سال گزارنے کے بعد بھی آج تک سلگ رہی ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک سلگتی رہے گی

عبارت کی توضیح:- مندرجہ بالا عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں بعض علم غیب اور کل علم غیب۔ کل علم غیب کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عقلاً اور نقلاً باطل قرار دیا اب رہ گیا حضور انور کے لئے بعض علم غیب کا عقیدہ تو اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے"

زید و عمر سے مراد کلّو بدھو عام افراد انسانی ہیں صبی کے معنی بچہ مجنون کے معنی پاگل دیوانہ جمیع کے معنی سب حیوان کے معنی سارے چوپائے، کیڑے مکوڑے پاک و ناپاک جانور۔ بہائم کے معنی خونخوار موذی درندے بہیمہ کی جمع بہائم

اب ٹھیٹ زبان میں تھانوی صاحب کی اس تحریر کا مدعا یہ ہوا کہ زید کے عقیدے میں حضور کو جو بعض علم غیب حاصل ہے تو اسمیں حضور کی کوئی تخصیص نہیں۔ ایسا علم غیب تو ہر کلو بدھو بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام چوپائے کیڑے مکوڑے اور درندے جانوروں کو بھی حاصل ہے (معاذ اللہ)

ذرا قلم کی شقاوت ملاحظہ فرمائیے کہ جس نشان علم میں حضور سرکار انور سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم کائنات گیر خصوصیت کے مالک ہیں۔ تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اسمیں کوئی خصوصیت ہی نہیں۔ حضور نبی کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا وہ علمی کمال جس میں بڑے بڑے حضرات انبیاء ومرسلین کرام علیہم الصلاۃ والسلام بھی شریک نہیں۔ تھانوی صاحب نے بچوں، پاگلوں، چوپایوں، اور درندوں تک کو اس میں شریک مان لیا۔

پھر تنقیص شان کا سلسلہ اور آگے بڑھا یہاں تک کہ تھانوی صاحب نے اپنی اس ناپاک عبارت میں لفظ "ایسا" کے ذریعہ محبوب کبریا خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم پاک کو پاگلوں جانوروں اور درندوں کے علم سے تشبیہہ دیکر حضور انور کے علم پاک کی بے حرمتی کی۔ کیونکہ رذائل سے کسی چیز کی تشبیہ مستلزم اہانت ہوا کرتی ہے اسلئے اس دل آزار عبارت میں کھلے بندوں تھانوی صاحب نے سرکار رسالت کی توہین کی اور ان کی شان برتری کو مغلظات کا نشانا بنایا

حضور محمد عربی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو بھی اذیت پہونچائی۔ قہر الٰہی کو بھی واجب کرلیا اور غلاموں کا تو حال نہ پوچھئے کہ آج تک ان کے زخموں سے خون رس رہا ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی اسی اہانت آمیز کفری عبارت پر مولوی اشرف علی تھانوی کو علمائے حرمین شریفین اور مفتیان ہندوسندھ نے کافر و مرتد ٹھہرایا اور اس کے خلاف دنیائے اسلام آج تک آزردہ ہے اور قیامت تک رہے گی۔

تو مولوی الیاس صاحب کی تحریک کا مقصد یہ ہوا کہ تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم مبارک کی جو یہ توہین کی ہے اس کو عام کیا جائے۔ گھر گھر پھیلایا جائے۔ سارے مسلمانوں کو اگر ہوسکے تو اسی کفری تھانوی تعلیم کا پیرو بنایا جائے۔ (معاذ اللہ) مسلمانو! خدارا بتاؤ کہ تبلیغ کلمہ و نماز ہے یا سرے سے کلمہ و نماز کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدینا ہے؟ (العیاذ باللہ الغفار) پھر لکھتے ہیں

حضرت (مولوی اشرفعلی) تھانوی سے منتفع ہونے کے لیئے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور انکی کتابوں سے مطالعہ سے منتفع ہوا جاوے انکی کتابوں کے مطالعہ سے علم آوے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل (مکاتیب صفحہ ۱۳۸)

اور ملاحظہ ہو لکھتے ہیں

حضرت (تھانوی) کی روح کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ درجہ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت (تھانوی) کی تعلیمات حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی ہے (ملفوظات صفحہ ۵۷)

ان عبارتوں سے بھی صاف صاف ظاہر ہے کہ جن عقائد باطلہ کی تھانوی

صاحب نے نشر و اشاعت کی جو تحریک شروع کی تھی اُسکو مولوی الیاس صاحب عام کر رہے ہیں

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس خاندانی وہابی تھے

اس ثبوت کے لئے مولوی ابو الحسن علی ندوی کی کتاب "مولانا الیاس اور انکی دینی دعوت" ملاحظہ فرمائیے۔ رقم طراز ہیں

مولانا محمد الیاس صاحب کی ولادت ۱۳۰۳ھ میں ہوئی اختر الیاس تاریخی نام ہے آپ کا بچپن اپنے ننہال کاندھلہ اور اپنے والد صاحب مرحوم کے پاس نظام الدین میں گذرا اس وقت کاندھلہ کا یہ خاندان دینداری کا گہوارہ تھا، اسوقت گھر کے باہر اور اندر مجلسیں، صحبتیں حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خاندان کے قصوں اور چرچوں سے گرم تھیں ان بزرگوں کے واقعات مرد اور عورت کی زبانوں پر تھے مائیں اور گھر کی بیبیاں بچوں کو طوطے مینا کے قصوں کے بجائے یہی روح پرور واقعات سنائیں (دینی دعوت صفحہ ۳۹، ۴۰)

پھر اسی دینی دعوت کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

مولوی الیاس نے ایک روز مجھ سے فرمایا کہ آپ کو مجھ سے زیادہ سید صاحب کے حالات کا علم ہوگا۔ آپ کی کتاب سیرت سید احمد شہید سے میری معلومات میں اضافہ نہیں ہوا (حاشیہ دینی دعوت صفحہ ۴۰)

یہ سید احمد صاحب وہابیوں کے وہ مشہور و معروف پیشوا ہیں جن کے اشارے پر ان کے مرید خاص مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی

جسمیں توہین و تنقیص رسالت کی انتہا کردی آگے چل کر لکھتے ہیں

حضرت مولانا (رشید احمد گنگوہی) صاحب کی صحبت و مجالس کی دولت مولانا محمد الیاس صاحب کو شب و روز حاصل تھی (دینی دعوت صفحہ ۴۸)

پھر آگے لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

انسان کی زندگی میں مقام و ماحول کا اثر قبول کرنے کا جو بہترین زمانہ ہوسکتا ہے مولانا الیاس صاحب کا وہ زمانہ گنگوہ میں (مولوی رشید احمد گنگوہی کے پاس) گزرا جب گنگوہ آئے تو دس گیارہ سال کے بچے تھے جب ۱۳۲۳ھ میں مولانا (رشید احمد) گنگوہی نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے گویا دس برس کا عرصہ مولانا کی صحبت میں گزرا۔

(دینی دعوت ...)

دیکھئے دیکھئے بچپن کے زمانہ سے وہابیہ کے کارنامے سنتے سنتے مولوی الیاس صاحب کے دل و دماغ میں وہابیت نجدیت سرایت کر چکی تھی اسلئے مولوی الیاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے گنگوہ مولوی رشید احمد صاحب کے پاس پہونچے

یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی صاحبان کے وہ مسلم بزرگ جو کتاب براہین قاطعہ کے مصدق ہیں جس میں حضور انور سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کم مانا ہے (معاذ اللہ) اصل عبارت یہ ہے

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو

ردکر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

دبراہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی ص۵ مصنفہ مولوی
خلیل احمد انبیٹھوی)

اور اپنی کتاب فتاوی رشیدیہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کا جھوٹ بولنا ممکن بتایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

کہ مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عظام
کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری
تعالیٰ ہے (فتاوی رشیدیہ ص۲۰)

دیکھئے دیکھئے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے اس باطل عقیدہ میں اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عظام کو بھی بدنام کر رہے ہیں، خدا کا جھوٹ بولنا ممکن بتا رہے ہیں یہ عقیدہ تو صرف دیوبندی صاحبان کا ہے اہل اسلام و صوفیائے کرام وعلمائے عظام کا ہرگز نہیں اہل حق کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے (قرآن پاک)

بات آگے جا پہونچی بتا یہ رہا تھا کہ دینی دعوت کے ص۱۴۴ کی عبارت نے روز روشن سے زیادہ روشن کر دیا کہ مولوی الیاس صاحب کاندھلوی بانی الیاسی تبلیغی جماعت دس برس مکمل دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کی صحبت میں رہے وہیں پلے بڑھے وہیں پڑھے لکھے۔ **تبلیغی جماعت کا مقصد کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں**۔ اس بات کے ثبوت کے لیے مولوی الیاس کا ارشاد سنیئے۔

ایک مرتبہ اپنے عزیز مولوی ظہیر الحسن صاحب دائم۔ لے علیگ سے فرمایا جو ایک وسیع النظر عالم ہیں۔ ظہیر الحسن! میرا مدعا کوئی پاتا نہیں لوگ

سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ (نماز) ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ
ہرگز تحریک صلوٰۃ (نماز) نہیں ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ
میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے (دینی دعوت ص۲۰۶)

الیاسی تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب کاندھلوی کی اس عبارت نے قطعی طور پر واضح کر دیا کہ مولوی الیاس صاحب کا مقصد کلمہ کی تبلیغ اور نماز کی تحریک نہیں بلکہ صرف اور صرف مولوی تھانوی کی اہانت آمیز اور کفری تعلیمات مسلمانوں میں پھیلا کر ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ بنانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ حوالجات سے ظاہر ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدرت را می شناسم

تبلیغی جماعت کا ظاہری اعلان تو صرف یہ ہے کہ سب سے مقدم کلمہ اور نماز ہے اور ہمارا مقصد اسکی تحریک ہے چنانچہ یہی کلمات تبلیغی جماعت کے عام افراد کی زبانوں پر ہیں کہ ہمیں کسی کے عقائد سے بحث نہیں ہم تو صرف کلمہ اور نماز کی تحریک کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ محض دھوکہ ہے، فریب ہے تقیہ بازی ہے ان کے ارادے باطل عقائد کی تحریک اور باطل عقائد کا پرچار ہے۔ اس کے انکشاف کے لیئے ذیل کی عبارت مطالعہ کریئے لکھتے ہیں۔

ہماری اس تحریک کا اصل مقصد ہے جمیع ماجاء بہ النبی سکھانا
رہی قافلوں کی یہ چلت پھرت اور تبلیغی گشت سو یہ اس مقصد کیلئے
ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ اور نماز کی تلقین وتعلیم گویا ہمارے پورے
نصاب کی الف ب، ت ہے (ملفوظات ص۲۱)

کیا سمجھے آپ؟ بلاشبہ وہابیہ کے نزدیک ماجاء بہ النبی میں ان کے عقائد بھی

ہیں ان کے نزدیک دین وہی ہے جو ان کے عقائد و خیالات ہیں آگے لکھتے ہیں

ہماری اس تحریک کا اصل مقصد اس وقت بس دین کی طلب وقدر پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے نہ کہ صرف کلمہ اور نماز وغیرہ کی تصحیح وتلقین (ملفوظات ص ۶۵)

اپنے مشن کو پھیلانے کے لیئے رقم طراز ہیں۔

بہر کیف تقریر و تحریر میں نہ ایسے الفاظ نکلیں جن سے اندیشہ وخطرہ ہو فساد کا اور نہ ایسے خیالات کا اظہار ہو جن سے بدگمانی اور بدظنی بڑھے (مکاتیب مولوی الیاس ص ۱۴۳)

کیا سمجھے آپ ؟ مولوی الیاس صاحب کا کہنا یہ ہے کہ علی الاعلان اپنے عقائد وہابیت کو نہ پھیلاؤ علی الاعلان عقائد وہابیت کا پرچار نہ کرو بلکہ نہایت دبے لہجے خاموشی سے ورنہ یہ سنی تم سے بدظن ہو کر تمھارے پاس نہ آئیں گے تمھاری بات نہ سنیں گے۔ ورنہ بتایا جائے کہ کن خیالات کے اظہار کرنے سے روکا جا رہا ہے اور وہ کون سے ایسے خیالات اور معتقدات ہیں جن کے ظاہر کرنے سے عوام کو بدظنی اور بدگمانی کا اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔

مثیل انبیاء ہونے کا دعویٰ

مولوی الیاس صاحب کاندھلوی گورنمنٹ برطانیہ کے تنخواہ دار وظیفہ خوار کے الہامات کو ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ مولوی الیاس صاحب دعویٰ اجیلنج کرتے کرتے اب الہامات کی منزل پر جا پہنچے ہیں۔

رقم طراز ہیں

فرمایا آجکل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے اسلیئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے (ملفوظات مرتبہ مولوی منظور سنبھلی ص ۵۰ بحوالہ الیاسی پارٹی کون ہے)

اسی کتاب میں آگے رقم طراز ہیں

آپ نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا اللہ تعالےٰ کا ارشاد کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیئے گئے ہو (حوالہ مذکور ص ۵۱)

دیکھئے دیکھئے اس عبارت میں مولوی الیاس صاحب بانی جماعت تبلیغی کس طرح مثیل انبیاء ہونے کا دعویٰ فرما رہے ہیں اور دیوبندی جماعت کے مشہور مناظر جناب مولوی منظور نعمانی سنبھلی اس کو شائع کرا رہے ہیں (معاذ اللہ)

للہ مسلمانو! تاجدار مدینہ کے فدائیو! حق کے حامیو! غور کرو کیا اب بھی اس بات میں شک و شبہ ہے کہ مولوی الیاس صاحب اور تبلیغی جماعت والے کسی مقصد کے لیئے نکلے ہیں اور کس مقصد کے تحت یہ جیلتہ بھرت کر رہے ہیں کیا ان کا مقصد نماز ہے ؟ کیا ان کا مقصد روزہ کی تبلیغ ؟ کیا یہ لوگ کلمہ طیبہ کی اشاعت چاہتے ہیں ؟ کیا ان کا مقصد روزہ کی تبلیغ ؟ کیا یہ لوگ کلمہ طیبہ کی اشاعت چاہتے ہیں ؟ کیا ان کا مقصد صحابۂ کرام اولیاء عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی طرح عبادت الٰہی اور اطاعت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ترویج ہے ؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا مقصد سوائے وہابیت و دیوبندیت پھیلانے اور نجدی توحید عام کرنے کے سوا کچھ نہیں یہ کلمہ اور نماز کا دل فریب عنوان جو ہر جگہ پیش پیش نظر آتا ہے محض ایک سبز باغ ہے اور بھولے بھالے سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کو وہابیت و دیوبندیت کے جال میں پھانسنے کا ہم رنگ زمین دام ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آئی ہے

حق کے حامیو! اس زمانہ پرفتن میں جبکہ بیدینی کی زہریلی ہوائیں ہر طرف سے چل رہی ہیں۔ بدعقیدگی کا طوفان امڈتا نظر آرہا ہے گمراہی و لادینی کے تند جھونکے گلشن ہدایت سے ٹکرانے کی بے فائدہ کوشش کر رہے ہیں ظلمت باطل شمع نوری کو بجھانے کے درپے ہے وقت کا تقاضا ہے کہ اہلسنت وجماعت ہوشیار و خبردار ہو جائیں دوست و دشمن کی تمیز کریں حق و باطل کو پہچانیں، دولت ایمان کی حفاظت جان و دل سے کہیں زیادہ ضروری ہے ان گمراہ فرقوں کے جبہ و دستار سے فریب نہ کھائیں انکی میٹھی میٹھی دل خوش کن باتوں میں نہ آئیں انکی ظاہر خوش اخلاقی آپ لوگوں کے قلب و دماغ پر اثر نہ کرنے پائے۔ زمانہ قدیم ہی سے اہل باطل کی دعوت و پکار کا یہی انداز و طریقہ رہا ہے کہ پہلے وہ اپنی گمراہی کا آغاز ایسے انداز سے کرتے ہیں جو عام طبقہ انسانی کی نظر میں پسندیدہ ہو لہٰذا اس الیاسی تبلیغی جماعت اور اس جماعت والوں سے اور اس کے اجتماعات اور چلّوں سے ہوشیار، خبردار، احتیاط، اجتناب، حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں اور سنو اور غور سے سنو عمل کرنے کی نسبت سے سنو یہی وہ رحیم دانا ہیں جن کے ایک اشارہ ابرو میں سب کچھ ہے جن کے لب ہائے جنبش پر نجات کا دارومدار ہے۔ ان کی نہ مانوگے تو پھر کس کی مانوگے۔ ان کے فرمان پر کان نہ دھروگے تو پھر کس کے کہنے پر کان دھروگے۔ سنو فرماتے ہیں۔

اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ

(مشکوٰۃ)

بقیہ صفحہ نمبر ۵۶ پر ہے

بقیہ مضمون تبلیغی جماعت کا لبے نقاب چہرہ صفحہ آخر سے

یعنی تم ان بدمذہبوں بے دینوں سے دور رہو ان کو اپنے پاس سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالدیں

ان کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے ان کے مُردے کی نماز پڑھنا حرام ہے انکے پیچھے نماز پڑھنے سے تو نماز ادا ہی نہ ہوگی ۔ حضرت تاجدار روحانیت سیدی عارف رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

دور شو از اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند — یار بد بر جان و بر ایماں زند

دعا ہے کہ حق تعالیٰ جل مجدہٗ ہمیں اہلسنت وجماعت پر استقامت عطا کرے اور جملہ بدمذہبوں سے محفوظ و مامون و مصون فرمائے۔ اور ایمان و سنت پر باخیر خاتمہ کرے آمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ الصلاۃ والسلام الیٰ یوم الدین

کتبہ: محمد مظفر احمد قادری عفی عنہ خادم برکاتی رضوی دارالافتاء جامعہ مظفریہ برکات العلوم قصبہ داتاگنج ضلع بدایوں یوپی ۱۹ ذلقعدہ ۱۴۲۲ھ

علمائے اہلسنت کی تصانیف ملنے کے پتے

نمبر۱ رضوی کتب خانہ بازار صندل خاں بریلی شریف

نمبر۲ ناظم مکتبہ رضویہ منوریہ مدرسہ برکات العلوم داتاگنج ضلع بدایوں